

سوال

بعض تاجر حضرات کے گاہکوں کے ذمہ موجل قرضے ہوتے ہیں اور یہ تاجر کسی بینک میں جا کر بینک کو وہ معاہدہ یا اسٹام اس میں پائی جانے قیمت سے کم قیمت پر فروخت کر کے رقم حاصل کرتے ہیں اور بینک وقت مقررہ پر ان گاہکوں سے پوری رقم وصول کرتا ہے، اس عمل کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

بنکاری کے نظام میں اس معاملہ کو (قرضوں کی کٹوتی) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اور یہ حرام معاملات میں سے اور سود کی صورت میں سے ایک صورت ہے۔

کیونکہ وہ مثلاً اسٹام یا معاہدہ جس میں ایک ہزار ہے اور اس کی تاریخ ادائیگی ایک ماہ ہے کو نقد نو سو میں فروخت کر دیتا ہے۔

اور یہ سود ہے، بلکہ اس معاملہ میں تو دو قسم کے سود جمع ہو گئے ہیں ایک تو ادھار کا سود اور دوسرا زیادہ کا سود، یعنی ربا الفضل اور ربا النسیئۃ دونوں ہی جمع ہیں، کیونکہ اس نے نقد اور حاضر کو اسی جنس کے ساتھ ادھار اور زیادہ میں فروخت کیا ہے۔

اور جب دو نقد جنسوں کی نقد کے ساتھ بیع ہو تو مجلس عقد میں قبضہ واجب اور ضروری ہے، لہذا اگر دونوں نقد اشیاء ایک ہی جنس کی ہوں تو پھر برابری اور قبضہ ضروری ہے، جو کہ اس معاملہ میں نہیں، اس لیے اس معاملہ میں برابری نہ ہونے کی بنا پر ربا الفضل (زیادہ والا سود) اور قبضہ نہ ہونے کی بنا پر ربا النسیئۃ (ادھار سود) جمع ہو گئے ہیں۔

اس کے بارہ میں مستقل فتویٰ کمیٹی سے سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

(بینک کو کمپیالہ (معاہدہ نامہ اور بل) رقم کی ادائیگی کے بدلے میں فائدہ کے ساتھ فروخت کرنا بائع جو بینک کو دے، اور اسٹام میں پائی جانے والی رقم کی خریدار سے وصولی بینک کرے سود ہونے کی بنا پر حرام ہے) اھ

دیکھیں: فتاویٰ البیوع (352)۔



اور فقہ اکیڈمی کے فیصلوں میں ہے کہ:

تجارتی اوراق میں کمی (کٹوتی) شرعا ناجائز ہے، کیونکہ یہ سود کی طرف جاتی ہے۔ اھ

واللہ اعلم .